© rasailojaraid.com

مولانا قاری قیام الدین الحسینی

بیاد

ولی کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزمِ دانش سے کون اٹھا ہے
کہ دل پہ کوہِ الم گرا ہے
دھواں دھواں سا جو اٹھ رہا ہے
یہ علم دیں کا دیا بجھا ہے

محدثِ وقت تھا، ولی تھا
فقیہہ تھا، عاشقِ نبیؐ تھا
نشانِ صدق و وفا جلی تھا
روانہ سوئے بقا ہوا ہے

علومِ نبویؐ کا وہ امیں تھا
وہ شیخ مدنیؒ کا جانشیں تھا
سکونِ اہلِ دلِ حزیں تھا
دکھا گیا کرکے جو کہا ہے

مجاہدوں کا وہ مقتدا تھا
وہ سرفروشوں کا رہنما تھا
جنہوں نے رشیا جھکا دیا تھا
وہ کارواں اب اُداس سا ہے

گھرا رہا گو محن میں یکسر
چلی مصائب کی بادِ صرصر
ہوئی نہ نانِ جویں میسر
یہ غنچہ پھر بھی کھلا رہا ہے

نفاذِ اسلام ہو وطن میں
بہار آ جائے اس چمن میں
رہا مسلسل اسی لگن میں
اسمبلی میں وہ گونج اٹھا ہے

لگا کے حقانیہ کا گلشن
کئے ہیں دیں کے چراغ روشن
کلی کھلی دل کی کرکے درشن
چمن وہ دیکھو مہک رہا ہے

جو لمحہ صحبت میں ان کی گذرا
قسم ہے حاصل تھا زندگی کا
ہمارا دل یہ پکارتا تھا
ملک فلک سے اتر پڑا ہے

مجھے حسینی ہے ان سے الفت
کی عمر بھر دینِ حق کی خدمت
ملے توسل سے ان کے جنت
یہی تمنا یہی دعا ہے

© rasailojaraid.com